# یورپ اور قرآن

از جناب ڈاکٹر خالد شیلڈرک صاحب (لندن)

(مترجمہ مولوی عزیز احمد صاحب بی۔ اے)

مجلس تحریکِ ترجمۂ قرآن (تنظیم) ممالکِ غیر محروسۂ سرکارِ عالی کے ماہانہ اجلاس (مؤرخہ ۱۷ شعبان ۱۳۵۱ھ) منعقدہ "سیف گلشن" دولتکدہ نواب سیف نواز جنگ بہادر سلطان الملک صدرِ مجلس کو رک کی اُس تقریر کا ترجمہ ہے جو الحاج جناب نواب فخر یار جنگ بہادر معتمد فینانس کی صدارت میں جناب مولانا ڈاکٹر خالد شیلڈرک پریسیڈنٹ ویسٹرن اسلامک اسوسی ایشن (لندن) نے بزبانِ انگریزی معززین تعلیم یافتہ حضرات کے سامنے کی تقریر اصل زبان میں پمفلٹ کی شکل میں الگ سے شائع ہوچکی ہے تاہم ضرورت تھی کہ اردو کا جامہ بھی پہنا دیا جائے تاکہ خصوصیت کے ساتھ تقریر کے اس حصہ کی ایک مرتبہ پھر تکرار ہو جائے جس میں غیر مسلموں کے ترجمہ کی لائی ہوئی آفت اور خاص کسی مسلم کے ترجمۂ قرآن کی جلد بطورِ امداد کے یورپ میں پہنچانے کی تجویز پر غور کرنے اور اس میں شریک ہونے کا ناظرینِ ترجمان القرآن کو بھی موقع مل سکے۔

مجھے اپنے اسلامی بھائی مولانا ڈاکٹر خالد شیلڈرک صاحب کی تجویز سے پوری ہمدردی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے ذریعہ سے قرآن مقدس کی مجلدات بکثرت یورپ میں پہنچ جائیں۔ (مترجم)

## جنابِ صدر اور برادران!

آپ نے مجھسے یہ درخواست کرکے عزت بخشی ہے کہ میں بحیثیت ایک مغربی باشندے کے قرآنِ پاک کے متعلق اپنے خیالات آپ کے سامنے پیش کروں۔ میں نے اس مقدس کتاب کے متعلق ۱۹۰۲ء اور ۱۹۰۳ء میں مسٹر سیل کے ترجمے سے کچھ معلومات حاصل کیں لیکن مجھے اس سلسلے میں سب سے پہلے کہہ دینا چاہیے کہ جب میں نے صاحبِ موصوف کا لکھا ہوا طولانی دیباچہ پڑھا تو پہلی سورہ کی تلاوت سے پہلے ہی اصل متن سے کچھ نفرت سی پیدا ہوگئی کیونکہ دیباچہ میں اس مقدس کتاب کو کچھ تو انجیل کی نقالی اور کچھ عرب کی نقالی روایتوں کا مجموعہ بنا کر پیش کیا گیا تھا۔ سیل کے بیان کے مطابق قرآن عربی ادب کی ایک معیار کی کتاب کی شکل میں پیش

کی ہوئی چیز ہے جس کی معاشرتی اور مذہبی نقطۂ نظر سے کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ سیل صاحب نے متن کی بہت سی غلطیاں بتلانے کی کوشش کی ہے اور پیغمبروں کے متعلق عموماً اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق خصوصاً پراگندہ اور نامکمل چٹکلے بھی بیان کئے ہیں۔

بہرحال میں نے متن کا مطالعہ شروع کیا اور پہلی ہی سورۃ کے پڑھنے سے مجھ پر ایک کشف کا عالم طاری ہوگیا۔ میں اظہار خیال کی پاکیزگی سے بے انتہا متاثر ہوا اور اس عظیم الشان دعا کے ساتھ جسے اب میں اپنی روزانہ نمازوں میں دہرایا کرتا ہوں اپنی ذات کو بالکل ہم آہنگ پایا۔ اس کے بعد جب دوسری سورہ پر پہنچا تو مجھے محسوس ہونے لگا کہ میں نے اس کی ابتدائی چند آیتوں سے اسلام کی روح پر ادراک حاصل کرلیا ہے عمل اور ایمان میرے خیال میں سورہ بقرہ کی ابتدائی آیتوں کا صحیح مفہوم ہیں۔ پھر میں ایک ایسی آیت پر پہنچا جس سے صاف طور پر ظاہر ہوا کہ اسلام اور صرف اسلام ——— ہی ایسا مذہب ہے جو دنیا میں جذبات اخوت اور ہمدردی کی نشر و اشاعت کا حامل ہے۔ اور جو دوسرے مذاہب سے تعارض نہیں کرتا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ ان الذین آمنوا والذین ہادوا والنصریٰ والصابئین من آمن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحاً فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اس سے مجھے واضح طور پر معلوم ہوگیا کہ اسلام میں خدا کا تصور کسی ایسے ایک قبیلہ کے چھوٹے دیوتا کا نہیں ہے جو ایک مختصر سے گروہ کے لئے جسے وہ اپنے معتقدین کا گروہ سمجھتا ہوا لڑتا جھگڑتا نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کا خدا عامۃ الناس کا خدا ہے جو بحیثیت مجموعی خالق بھی ہے اور ان کا رازق بھی۔ اس سے پہلے قرآن کریم کی پہلی سورۃ کا جملہ رب العالمین یاد آگیا جس کے معنے تمام عالموں کا پیدا کرنیوالے اور پالنے والے کے ہیں۔ گویا اسلام بحیثیت ایک فطری مذہب کے ہمارے اس مختصر سے پیاری زمین تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ وہ ان تمام مخلوق کا پیدا کرنیوالا اور نگہبانی کرنیوالا ہے جو ان بے شمار ستاروں میں موجود ہیں جو ہمارے نظام شمسی کے علاوہ جملہ معلوم و نامعلوم نظام ہائے شمسی کے اطراف گردش کر رہے ہیں۔ اور در اصل یہی اس عقل کامل اس عظیم صناع اس ذات لامتناہی کا صحیح

سفہوم ہے جو تمام خلاو ملا پر محیط اور حاوی ہے۔ اور صرف یہی الفاظ اس ضیائے بزرگ بر تر کو سمجھنے کا صحیح نقطۂ نظر پیش کرنے کے لئے کافی ہیں۔

اس کے بعد میں نے پڑھا "وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ" جس میں نقطہ سمجھایا گیا ہے کہ فاصلہ، وقت، مقام اور قوم کی تعریفیں بے حقیقت ہیں اور یہ کہ صفات خداوندی ہر سمت کو گھیرے ہوئے ہیں ان امور کے ساتھ ساتھ ظہار کی ایک ایسی عملی شکل کی بھی ضرورت ہے جو صحیح روحانی عبادت کی ہدایت کی جس سے مسلمانوں کا آفتاب پرست یا بت پرست فرقوں کی طرح بننا ناممکن ہو جاتا ہے وہ آیت یہ ہے۔ وحیث کنتم فولوا وجوہکم شطرہ۔ اس آیت شریف کے پڑھنے کے بعد میری آنکھوں کے سامنے ان لوگوں کا ایک نقشہ کھینچ گیا جو شمال، جنوب اور مشرق و مغرب ہر چہار سمت سے ایک مرکز کی جانب اپنا رخ کئے ہوئی ایک عظیم الشان حلقہ بنائے ہوئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو ایک غیر مرئی ہستی کی عبادت اور تخیل کے متحدہ اظہار کی قوت کو سمجھ سکتے ہیں نیکی کے اس زبردست حلقہ کو مکمل کر دیا گیا ہے۔ نیز آیت ۱۷۷ میں یہ نظر آیا کہ اگرچہ ہمارے لئے بعض مقررہ احکام کی تعمیل ضروری ہے مگر یہ نہیں چاہیے کہ اپنی عبادت کو بے جان اور بے معنی اشاروں یا اقوال کی پست صورت ہونے دیں جیسا کہ ارشاد ہوا لیس البر ان تولوا وجوہکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من اتقیٰ ظاہر ہے کہ ہمیں اس ایک آیت میں خالق اور مخلوق دونوں کی خدمت کرنے کی تاکید کی گئی ہے اس لئے کہ ایمان بغیر عمل بے کار کہا جا رہا ہے۔ مجھے اس موقع پر محسوس ہوا کہ اسلام روحانی اور اخلاقی ہر دو نقطہ ہائے نظر سے ہر مرد اور ہر عورت کی رہنمائی صراط مستقیم پر کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے یا مجھے سیل، میور اور دیگر یورپی مؤلفین کی نیتوں میں شبہ ہونے لگا

میں نے قرآن مجید کی چند آیتوں کا ترجمہ اس کتاب میں پڑھا جو مسیحی معلومات کی نشر و اشاعت کی مجلس کی جانب سے شائع ہوئی تھی اور جس کا نام قرآن تھا میں نے یہ دیکھا کہ اس ترجمہ میں ایک پیشہ ور مبلغ اور پادری نے سیل کی مکاریوں کا اعادہ کیا ہے۔ چنانچہ اب میرے لئے یہ ضروری ہو گیا تھا کہ میں نہایت

احتیاط کے ساتھ ترجمہ کا مطالعہ کروں۔ اس لئے کہ میرا دل اس مقدس کتاب سے ایک تہ رکھنے والے جذبے کے تحت متاثر ہو رہا تھا۔ آگے چل کر مجھے یہ پڑھا کہ موجودہ تمدن کی دو بدترین لعنتیں یعنی شراب اور قمار بازی اس عظیم الشان کتاب میں قطعی طور پر ممنوع قرار دی گئی ہیں۔ اس بارے میں اس کے احکام دوسری جملہ مذہبی کتابوں کے متضاد احکام کے برخلاف بالکل واضح اور بین ہیں۔ مجھے ہر اس موقع پر قرآن پاک کے اس تفوق کا احساس ہونے لگا جو اسے اپنے پیشتر صحائف آسمانی پر حاصل ہے۔ اس لئے کہ مسلمانوں میں ان دونوں کے تنزل اور تخریب کے دو بدترین ذرائع معدوم کر دیئے گئے ہیں۔

یہاں میرا یہ مقصد نہیں ہے کہ اس مختصر سی تقریر میں ہر آیت اور ہر سورہ کے متعلق اظہار خیال کروں بلکہ میں صرف قرآن شریف کی ان خوبیوں کا تذکرہ کروں گا جن سے میں بے حد متاثر ہوا۔ اس وقت تک میں نے مسلمانوں کی لکھی ہوئی ایک کتاب بھی نہیں دیکھی تھی اور نہ ہی کبھی کسی مسلمان سے ملاقات یا مراسلت کی تھی۔ میں دائرہ اسلام میں نصرانی تصانیف کے توسط سے اس توفیق کی وجہ سے داخل ہوا جو خدا نے مجھ میں ودیعت کی تھی نیز یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ میں اس ساعت میں تن تنہا تھا۔ ضلالت کی تاریکی مجھے گھیرے ہوئی تھیں میرا ایسا کوئی دوست یا رہنما نہ تھا جو مجھے صحیح راستہ بتلاتا یا میرے مطالعہ میں حوصلہ افزائی کرتا۔

اس کے بعد میں نے آیت الکرسی کی تلاوت کی جس میں خدا تعالیٰ کی اعلیٰ اور پاکیزہ ترین تصویر نظر آئی۔ یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مطالعہ قرآن کے ابتدائی درجہ میں ہی مجھے یہ محسوس ہونے لگا کہ درحقیقت یہی وہ کتاب ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔ ایک مغربی باشندے کے دل پر آیت الکرسی کے الفاظ یقینی اور طاقتور آواز کے ساتھ اپنا اثر کرتے ہیں۔ اور اس ایک آیت میں ایک اوسط فہم کے آدمی کے لئے بھی خدا کے تصور کا وہ خلاصہ موجود ہے جسے ہر فرد سمجھ سکتا ہے۔ اور اس کے لفظ کے پردے میں وہ روحانی رشد و ہدایت موجود ہے جس سے اہل بصیرت صبر و سکون اور روحانی ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔

آیت الکرسی کے بعد ہی ایک اور آیت ہے جس میں تحمل اور رواداری کا اعلیٰ حکم موجود ہے جو

آج تک کسی مذہب کی جانب سے انسانیت کو عطا نہیں کیا گیا یعنی لا اکراہ فی الدین۔ کائنات میں کوئی ایسی شریعت موجود نہیں ہے جو کسی ایسی کتاب پر فخر کر سکے جس میں ضمیر کی اس قدر مکمل آزادی کا اعلان موجود ہو اور میرے خیال میں صرف اسی ایک آیت نے ہر زمانے میں کروڑوں انسانی جانوں کو بچایا ہے مسلمانوں پر یہ لازم گردانا گیا ہے کہ وہ تبلیغ کریں اور ان لوگوں کے ساتھ تحمل اور رواداری کا برتاؤ کریں جو ان سے اختلاف کرتے ہیں! اقتدار کے باوجود انہیں یہ نہیں چاہیئے کہ کسی کو بجبر اسلام کو منوائیں اور میری نظر میں صرف یہی ایک واقعہ کہ آج ہم ایک ایسی ریاست میں ہیں جس کا فرمانروا ایک مسلمان ہے اور اس کے باوجود اس کی رعایا کی اکثریت غیر مسلموں کی ہے جو ہمارے مذہب کی حیرت انگیز قوت رواداری کا بہترین ثبوت ہے۔ میں نے گولکنڈہ کا قلعہ بھی دیکھا ہے جس میں ہندوؤں کا مندر موجود ہے۔ پھر صدر اعظم بہادر کو ہی لیجئے جو اسلام کے پیرو نہیں ہیں جن سے مجھے متعدد مرتبہ گفتگو کر کے مسرت حاصل ہوئی اور جنہیں ہر شخص عزت احترام کی نظر سے دیکھتا ہے میں بغیر کسی مزید تفصیل کے اس عظیم الشان ریاست حیدرآباد کے خاص خاص واقعات پر ہی اکتفا کرتا ہوں جہاں پہنچکر میں بے حد خوش و خرم ہوں اور جس کی عنان حکومت ایک روشن خیال اور پرہیزگار فرمانروا کے ہاتھ میں ہے اور جس نے مجھے کچھ عرصہ قبل قصر شاہی میں شرف حکم بخش کر میری بے حد عزت افزائی فرمائی جو کہ متذکرہ آیت کا زندہ نمونہ ہیں۔ اور کیا ان کا ابر کرم بلا تفریق مذہب و ملت ان کی جملہ رعایا پر سایہ فگن ہے۔ کاش آج دنیا میں ان کے جیسے اور فرمانروا بھی ہوتے تو مجھے یقین ہے کہ اس صورت میں یہ کائنات زیادہ حیرت انگیز سکون کی جگہ ہوتی۔

حضرات! آپ اس امر کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مجھ جیسے مبتدی کے لئے اسلام کی حقانیت سمجھنے میں کن کن دشوار گزار منزلوں سے گزرنا ہوا ہوگا۔ مجھے اسلام پر بذات خود غور کرنا پڑا اور اس رستہ میں قدم کو ٹھیر ٹھیر کر اٹھانا پڑا۔ اس لئے بعض تصانیف نے میری رہبری کی اُن میں اسلام کے خلاف کوٹ کوٹ کر مواد بھرا ہوا تھا۔ ان میں بالخصوص ایک ایسے شخص کا ترجمہ بھی تھا جس نے اپنی تمام کوششیں اس امر میں صرف کر دی تھیں

اس کے نفدمین کے دل متن کے مطالعہ کے قبل ہی اس کے خلاف نفرت کے جذبات سے لبریز ہو جائیں۔

حضرات! آپ یہ یاد فرما لیجئے کہ میں نے بہت قبل یہ امر تسلیم کر لیا تھا کہ قرآن پاک ہی وہ مکمل اور صحیح مقدس کتاب ہے جس کی مجھے تلاش تھی لیکن اس کے بعد سے کلام ربانی کا بہتر ادراک کے ساتھ مطالعہ شروع کیا اور ہر مرتبہ اس کی نئی نئی خوبیوں سے حیرت زدہ ہو گیا ہوں اور جو اب بھی مجھ پہ ہر روز آشکار ہوتی رہتی ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی عمارت میں برقی روشنی کی ایک لہر دوڑا دی جائے جو منزل بمنزل اس کو منور کرتی جاتی ہے اور جیسے جیسے ہم اپنے ادراک میں ترقی کرتے جاتے ہیں ہماری آنکھوں کے سامنے نئے نئے خزانے کا انکشاف ہوتا جاتا ہے۔ قرآن شریف کے مطالعہ میں میری بالکل یہی کیفیت آج تک ہے۔

قرآن مقدس کے متعلق جو ہم مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور جس میں ہماری رہنمائی کے لئے ہدایت ربانی موجود ہے ایسی ہزاروں کتابیں لکھی جا چکی ہیں جن میں مجھ سے بہتر انشا پردازوں نے اس صداقت سے لبریز الہامی کتاب کی لاکھوں اور کروڑوں خوبیوں اور عظمتوں پر خامہ فرسائی کی ہے میں ان مشہور اور معروف مسلمان اہل قلم صحابہ کے بیان کردہ نکات اور تفسیر کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتا میں تو صرف ایک ایسے ناچیز طالب علم کی حیثیت سے خیالات کو پیش کر سکتا ہوں جس نے اپنی پر آشوب زندگی میں احکام ربانی کو سمجھنے کی رفتہ رفتہ کوشش کی ہو۔

اب میں آپ کے سامنے اپنی مقدس کتاب کے متعلق مغربی نقطۂ نظر کو پیش کرنا چاہتا ہوں میں اس سے قبل سیل کے ترجمہ کا ذکر کر چکا ہوں اس کے علاوہ پادری راڈویل کا ترجمہ ہے جس کا اسلوب بیان زیادہ تر شاعرانہ ہے لیکن سورتوں کو اس عجیب و غریب طریقہ سے ترتیب دیا گیا ہے کہ ہر طالب علم اسے دیکھ کر حیرت زدہ ہو جاتا ہے۔ راڈویل کا دعویٰ ہے کہ اس نے اپنے ترجمہ میں سورتوں کی ترتیب ان کے نزول کے اعتبار سے کی ہے اس ترجمہ کے نئے ایڈیشن میں عربی زبان کے مشہور پروفیسر مارگولیتھ کی لکھی ہوئی ایک تمہید بھی شائع ہوئی ہے جو اگرچہ سیل کے دیباچہ کی طرح طوالت تو نہیں ہے لیکن قرآن مجید کے خلاف تعصب سے لبریز ہے ایک

زمانہ میں یہ ایڈیشن کافی مقبول تھا لیکن اب شاذونادر ہی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پامر کے ترجمہ کا نسخہ ایک اوسط درجے کے طالب العلم کیلئے نسبتاً قیمتی تھا لیکن اب اس کو دوسری مرتبہ شائع کیا گیا ہے اور اب اسکی قیمت دو روپیہ فی جلد ہے۔ یہ نسخہ اکثر آجکل کانونمیں نظر آتا ہے۔ باایں ہمہ حقیقت نظر انداز نہیں کیجا سکتی کہ انمیں کوئی ترجمہ بھی اطمینان بخش نہیں ہے کیونکہ ہر مترجم نے قرآن پاک کو ایک ایسی عربی کتاب تصور کیا ہے جو ایک غیر مذہبی نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہو اور جسے انجیل سے کمتر سمجھا جاتا ہے۔ انکے علاوہ مرزا ابوالفضل الٰہ آبادی کا ترجمہ ہے جو انگلستان میں دستیاب نہیں ہے۔ دوسرا مولانا محمد علی لاہوری کا ترجمہ ہے جسکو انگلستان میں اکثر مسلمان استعمال کرتے ہیں۔ آخر الذکر ترجمہ کے دو ایڈیشنوں کی اشاعت انجمن احمدیہ لاہور اور دفتر اشاعت مسجد ووکنگ کیجانب سے ہوئی ہے۔ اسی ترجمہ کے ایک ایڈیشن میں جو زیادہ قیمتی ہے ترجمہ کیساتھ عربی متن بھی موجود ہے اور ایک دوسرے چھوٹے ایڈیشن میں صرف انگریزی ترجمہ و نوٹس دیئے گئے ہیں۔ ان حالات کے تحت یہ امر نہایت ضروری تھا کہ ایک ایسا ترجمہ شائع ہو جو نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ انگریزی بولنے والے ممالک کے باشندوں کو بھی مطمئن کر سکے اور وہ ایک ایسے شخص کا کارنامہ ہو جو اہل مغرب کی نظروں میں بھی ایک مشہور ادیب کی حیثیت رکھتا ہو اور جو درجہ کا ایک ممتاز مسلمان ہو۔ اسلامی تخیل کے لئے سی لفظی ترجمہ بہت ہی تکلیف دہ ہے اسلئے عربی متن کے مطالب کی باریکیوں کو بعینہٖ منتقل کرنا ناممکن نظر آتا ہے اور اس الہامی بیانی کو بھی جسکا حامل قرآن پاک کا ہر لفظ ہے کسی دوسری زبان میں پیش کرنا بھی انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ایک ایسے شخص نے جسکا مشرق و مغرب دونوں میں احترام کیا جاتا ہے اور جسکی متعدد تصانیف ہر شخص کے مطالعہ میں رہ چکی ہیں بلا شبہ زمانہ موجودہ کے عربی کے بہترین عالموں میں اور ادیبوں میں مانا جاتا ہے اور جو خود مسلمان بھی ہے اور جسکی بناء پر ہماری مقدس کتاب کے معانی کو احترام و صحیح جذبہ کیساتھ پیش کرنے کی قابلیت رکھتا ہے اپنے سالہاسال کی محنت و عرق ریزی کے بعد نیا ترجمہ شائع کیا ہے جسے انگریزی ادبیات میں معیاری درجہ حاصل کر لیا ہے۔ حضرات! ان صفات کے حامل مسٹر پکتھال ہیں جنہیں آپ سے متعارف کرانیکی ضرورت نہیں کیونکہ آپ خود انسے اچھی طرح واقف ہیں۔ جب انکی موصوف کی تالیف قرآن عظیم کے معنی ایک اہم زمانہ میں شائع ہوئی ہے جب اسکی شدید ضرورت تھی۔ اس ترجمہ کی اکناف عالم میں تعریف و توصیف کیگئی ہے یہ شکر کا مقام ہے کہ آخرکار ہماری مقدس کتاب کا انگریزی زبان میں ایک ایسا ترجمہ میسر ہو گیا جسکو ہم اعتماد کیساتھ دوست اور دشمن ہر شخص کو پڑھنے کیلئے دے سکتے ہیں۔ ہمیں اب تشریح کی بالکل ضرورت نہیں ہے کہ علاوہ مترجم نے متن کی شکل بگاڑ دی یا الفاظ میں مختلف قسم کی غلطیاں سرزد ہوئیں یا دیدہ و دانستہ اس ترجمہ کو معاندانہ تنقید کی روشنی میں بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ الغرض مسٹر پکتھال نے ایک ایسی تالیف مرتب کی ہے جو موجودہ زمانہ کی ضروریات کو بخوبی پورا کرتی ہے اور جو مغرب یا قرآن مجید کے مطالعہ کیلئے ایک نعمت محرک ثابت ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں مجھے ایک تجویز پیش کرنے کی اجازت ہو تو میں عرض کرونگا کہ میرے خیال میں مسلمانوں کو اس تالیف کے متعدد نسخے خریدنے چاہئیں تاکہ مغرب کے جملہ انگریزی بولنے والے ممالک کے کتب خانوں میں طالب العلموں کے استفادہ کیلئے وہ دستیاب ہو سکیں۔ بطور یقین ہے یہ ممکن ہو جائیگا کہ قدیم ترجموں کی جگہ یہ نیا ترجمہ لے لیگا

فصیح و بلیغ اور بے عیب انگریزی میں شائع ہوا اور جس سے قرآن مجید کی معلومات کی توسیع میں بہت مدد ملیگی [illegible] علمی آپکے لئے دلچسپی کا باعث ہوگی

کہ اس سال مئی [illegible] حاکم نے مجھ سے قرآن شریف کے چھ نسخے ان مسلمانوں کے استعمال کیلئے طلب کئے جو انہیں مفید تھے چنانچہ یہ نسخے روانہ کر دیے گئے اور

رسالہ بھی حاکم مذکور اور [illegible] کی جانب سے وصول ہوگئی۔ اب میں ایک ایسی چیز کا ذکر کرتا ہوں جسکی ضرورت میں ضرور محسوس

کیجاتی ہے۔ برطانیہ عظمیٰ میں تقریباً تین ہزار مسلمان آباد ہیں جزائر برطانیہ کے اکثر حصوں میں مقیم ہیں ان میں مختلف گروہ ہیں ہر فرد اکثر و بیشتر ملکر

اور جتنی المقدور انکی مدد کر کے مسرت حاصل کرتا ہوں اسکی یہ معنی ہیں کہ مجھے مسلسل سفر کرنا پڑتا ہے اور سینکڑوں میلوں کی مسافت چند مہینوں میں طے کرنی پڑتی ہے۔ اس دوران

میں مسلمان مرد اور عورتوں کی تعلیم کیلئے قرآن شریف کے ایک مستند ترجمہ کی جسے ہر وقت استعمال کیا جا سکے شدید ضرورت ہے کشمکش نے ان لوگوں کیلئے مطالعہ میں وقت صرف کرنا ناممکن کر دیا

جسکے باعث ہمارا ایک بہت ہی اہم مسئلہ سے سابقہ ہو گیا ہے۔ لوگ عربی زبان کی پوری طرح تعلیم نہیں پا سکتے لیکن تمام عربی پڑھ سکتے ہیں اور جب تک اسکے مطالب و معانی کو

سمجھ سکتے ہیں اب تک قرآن شریف کے سوا صرف انگریزی ترجمہ کے نسخے نکالے گئے ہیں ان لوگوں کے پڑھنے اور بچوں کی تعلیم کیلئے ضرورت ہے اگر [illegible] قرآن مجید

کے نسخوں تمام اور مسلمانوں کے دیگر فرائض کے متعلق انگریزی کتابیں جو مجھ سے مسلسل طلب کیا جاتا ہے اس سلسلے میں اپنی حقیر سی [illegible] ان مطالبوں کو پورا کرنیکی امکانی کوشش کر

سکتا ہوں لیکن [illegible] نقائص ان میں پائے جاتے ہیں۔ [illegible] ان نسخوں کی شان ہے جو [illegible] پیش کیا گیا [illegible] اور دیگر مقامات میں قائم ہیں اس قسم کے

سلسلے قائم ہوتے ہیں [illegible] پیدا کر رہا ہے جس میں [illegible] یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ اہل علم اور

مستند [illegible] قرآن پاک کے صحیح ترجمہ [illegible] لوگوں کی طلب صادق [illegible] اور ایک صحیح اور مستند

[illegible] یقیناً [illegible] اسلام کی [illegible] داخل ہو کر ایک [illegible]

[illegible] کی تکمیل کرینگے [illegible] اسلام [illegible] سخت ضرورت ہے [illegible] دینی و دنیوی فلاح کا خیال رکھنا چاہیے اور [illegible] احمد آباد

[illegible] غلط [illegible] پیش کیا [illegible]

[illegible] اخبار و رسائل [illegible]

[illegible]

محسوس کر رہا ہوں [illegible] رخصت [illegible] محبت [illegible]

[illegible] اسلام [illegible] قرآن مجید مسلمانوں کا [illegible] شک نہیں [illegible]

[illegible]